

محمد بن جابر یمامی اور جمہور محدثین کی

توثیق اور غیر مقلد زبیر زئی کا رد

(تحقیق اسد الطحاوی)

حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت جسکو ابراہیم النخعی سے امام حماد بن ابی سلیمان اور ان سے محمد بن جابر اور ان سے امام اسحاق بن ابی اسرائیل بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں میں نے نبی پاک کے ساتھ، حضرت عمر اور حضرت ابو بکر صدیق کے ساتھ نماز پڑھی شوائے شروع کے پھر رفع الیدین نہیں کرتے تھے

اس روایت کی سند کم از کم حسن ہے شواہد میں اور اس کو امام ابن ترکمانی نے جید قرار دیا ہے الجوہر النقی میں

اور اس روایت کے راوی امام اسحاق بن ابی اسرائیل جنگی تعدیل کرتے ہوئے امام احمد کہتے ہیں یہ عقل مند اور بہت بڑے فقیہ تھے امام اسحاق خود اس روایت کو بیان کر کے کہتے ہیں کہ ہمارا عمل بھی اسی پر ہے (یعنی ترک رفع الیدین پر) غیر مقلد حمزہ یعنی اسنے کاپی پیسٹ ماری ہے زبیر زئی کی کتاب سے تو یہ زبیر زئی کے بیان کردہ اعتراضات کا بھی رد ہے۔

ہم غیر مقلدین کی پیش کردہ ایک ایک جرح کا جواب دیں گے اور آخر میں محمد بن جابر الیمامی النخعی کی توثیق اور دوسری بیان کردہ علت کو بھی رفع کریں گے۔

غیر مقلدین کے بیان کردہ اعتراضات مندرجہ ذیل ہیں!
1۔ امام بخاری نے فرمایا لیس بالقوی اور دوسری جگہ ضعیف قرار دیا ہے۔

الجواب:

امام بخاری نے یہ جرح محمد بن جابر پر حفظ میں کمزوری اور سئی الحفظ کی وجہ سے کی تھی لیکن امام ابو زرعہ، امام ابو حاتم، امام ابن عدی اور ابن سعد کی تصریح موجود ہے کہ یمامہ میں اس سے جو بھی لکھا گیا وہ صدوق تھے اور محدثین نے اسکی کتب احادیث کی بھی تصریح کی ہے کہ اسکے پاس جو کتب احادیث تھیں وہ بالکل صحیح تھیں

2۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا اس سے وہی روایت کرتا ہے جو اس سے زیادہ شریر ہے۔ پھر فرمایا بیرونی احادیث مناکیر اور حدیث عن حماد فیہ اضطراب

الجواب:

امام احمد بن حنبل یہ کئی وجہ سے قبول نہیں کیونکہ امام احمد بن حنبل کی اس جرح کو مان لیا جائے تو بہت سے بڑے بڑے محدثین سے ہاتھ دھونا پڑے گا

امام ابن عدی الکامل میں محمد بن جابر کے بارے لکھتے ہیں: وقد روی عن محمد بن جابر کما ذکرک من الکبار ایوب، و ابن عون، و هشام بن حسان، سفیان الثوری و شعبہ و ابن عیینہ و غیر ہم ممن ذکر تھتم و لولا ان محمد بن جابر فی زالک المحل لم یرو عنه هولا (الکامل ابن عدی جلد ۷، ص ۴۳۰)

ترجمہ: امام ابن عدی محمد بن جابر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ان سے ابن عیینہ، امام سفیان الثوری، امام شعبہ، امام هشام بن حسان، امام ایوب جیسے کبار محدثین روایات کرتے ہیں اگر یہ ابن جابر اس مقام کا نہ ہوتا تو یہ حضرات اس سے روایت نہ کرتے

کیا غیر مقلدین امام احمد کی بات مان کر امام سفیان ثوری، امام ایوب، هشام بن حسان اور امام شعبہ جیسے کبار شیوخ کو شریر مانے گئیں؟

اور دوسری بات امام احمد نے محمد بن جابر پر مطلق جرح کی ہے اور اسکی کتب کا ضائع ہونے کی جرح کی ہے اس سے معلوم ہوا امام احمد کے علم میں یہ بات نہیں تھی جس کی تصریح امام ابن عدی، امام ابو زرعه، امام ابو حاتم اور امام ابن

مبارک نے کی ہے کہ یمامہ میں محمد بن جابر کی کتابیں یمامہ اور مکہ کے مقام پر صحیح تھیں اور اس سے جو لکھا گیا وہ بالکل صحیح ہے

یہ تعدیل خاص ہے اور تعدیل خاص کو عام جرح سے رد نہیں کیا جاسکتا ہے اور یہاں امام احمد کی بات بھی جمہور محدثین جن میں متعدد امام بھی شامل ہیں انکی تعدیل کے خلاف ہے

3۔ ابن حبان نے فرمایا: یہ نابیان تھا، اسکی کتابوں میں وہ چیزیں داخل کر دی گئی جو اسکی حدیث نہیں تھیں اور انہیں چوری کر لیا گیا، جب اسکے سامنے اسکا ذکر کیا جاتا تو یہ اسے حدیث کے طور پر بیان کر دیتا تھا۔
4۔ علامہ ابن الجوزیہ نے اسکو کتاب الضعفاء والمترو کین میں شامل کرنے کے بعد سخت جروحات نقل کی اور اسکی رفع یدین کی عمر اور ابو بکر سے نفی والی روایت کو کتاب الموضوعات کی زینت بنا کر ثابت کر دیا کہ یہ گھڑی ہوئی روایت ہے۔

الجواب:

امام ابن حبان کی جرح بھی مطلق ہے جو کہ باطل ہے امام ابو زرہ، امام ابن عدی، امام ابن سعد اور امام ابن مبارک کی تصحیح کے سامنے امام ابن حبان متعدد کی جرح کی کوئی اہمیت نہیں ہے

اور یہی وجہ ہے کہ امام ذہبی اور امام ابن حجر عسقلانی امام ابن حبان کے بارے لکھتے ہیں کہ: ابن حبان بعض اوقات ثقہ اور صدوق راویوں کے خلاف ایسی جرح کرتے ہیں کہ انکے قلم یعنی سر سے کیا نکل رہا ہے انکو معلوم نہیں رہتا ہے

5۔ حافظ ہیشی نے فرمایا اس سند میں محمد بن جابر الیمامی ہے جو جمہور کے نزدیک ضعیف ہے اور وثق کے کلمہ سے اسکی توثیق کو غیر معتبر قرار دیا۔

الجواب:

وہابیہ نے یہاں بھی امام نور الدین ہیشی کا پورا موقف بیان نہیں کیا امام ہیشی نے محمد بن جابر کی متعدد روایات پر اس پر کلام کیا ہے لیکن اپنی رائے انہوں نے ایک جگہ دی ہے مجمع الزوائد میں جسکو وہابیہ نے چھپا لیا ہے امام ہیشی مجمع الزوائد حدیث نمبر 3367 کے تحت لکھتے ہیں: وفیہ محمد بن جابر الیمامی، وفیہ کلام کثیر وھو صدوق فی نفسہ صحیح الکتاب، وکنہ ساء حفظہ و قبل التلقین

ترجمہ: امام ہیشی لکھتے ہیں کہ محمد بن جابر پر بہت کلام ہے لیکن یہ فی نفسی صدوق یعنی سچے ہیں اور انکی احادیث کی کتب بھی بالکل صحیح تھیں اور انکا حافظہ بہت برا ہو گیا اور تلقین بھی قبول کر لیتے تھے

یعنی امام ہیشی نے بھی صریح طور پر ذکر کر دیا ہے کہ فی نفسی صدوق تھا اور اختلاط کے بعد سئی الحفظ کی وجہ سے یہ تلقین بھی قبول کر لیتا تھا لیکن اسکی کتب صحیح تھیں جیسا کہ جمہور محدثین نے تصریح کی ہے کہ یمامہ اور مکہ کے مقام پر اسکی کتب صحیح تھیں اور ان سے جو لکھا گیا سچ ہے یعنی صحیح ہے

6۔ عبد الرحمن ابن مہدی نے فرمایا یضعف، اور پر فرمایا یحدث عنہ عن حماد ثم ترکہ بعد۔

الجواب: یہ جرح کا پس منظر دیکھنا لازمی ہے تاکہ وہابیہ کی دھاندلی ثابت کی جاسکے امام عبد الرحمن بن مہدی جو کہ اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے ہیں وہ بھی محمد بن جابر کے شاگرد ہیں اور ان سے کتب سے سماع کیا ہے

اور محمد بن جابر سے حماد کی روایات بھی لیتے تھے جو کہ اس بات کی مضبوط دلیل ہے کہ امام ابن مہدی کے نزدیک محمد بن جابر کی حماد بن ابی سلیمان سے روایت صحیح ہوتی ہے تبھی تو ابن مہدی ان سے روایت لیتے

چنانچہ امام ابن عدی لکھتے ہیں: حدیث حماد، ثنا عبد اللہ بن احمد حدیثی ابی قال ثنا عتاب بن زیاد قال قدم عبد اللہ بن مبارک علی محمد بن جابر وھو یحدث بہ مکہ فی سنة ثمان و ستین و مائة فقال: حدیث شیخ من کتب، قامن ہذا؟ قیل؟ ابن مبارک فارسل الیہ بکتبہ، وکان عبد الرحمن یسالہ من حدیث حماد، و عبد اللہ ساکت

ترجمہ: عبد اللہ بن مبارک محمد بن جابر کے پاس آئے اور محمد بن جابر مکہ مکرمہ میں حدیث بیان کر رہے تھے 168ھ میں تو عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا اے شیخ! اپنی کتابوں سے حدیث بیان کریں محمد بن جابر نے کہا یہ کون ہے؟ تو کہا گیا کہ یہ عبد اللہ بن مبارک ہیں تو محمد بن جابر نے اپنی کتابیں عبد اللہ بن مبارک کے ہاں بیچ دیں اور محمد عبد الرحمن بن مہدی محمد بن جابر سے حضرت حماد کی حدیث پوچھتے تھے اور عبد اللہ بن مبارک خاموش تھے

(الکامل ابن عدی جلد 7 صفحہ 329)

اس سے معلوم ہوا کہ محمد بن جابر کی حدیث جو انکی کتابوں میں ہیں وہ صحیح ہیں تبھی تو انکی کتب احادیث حاصل کرنے کے لیے ابن مبارک جیسا محدث نے کہا اور حماد کی حدیث بھی صحیح ہے کیونکہ عبد الرحمن بن مہدی محمد بن جابر سے حماد کی حدیث کا بارے سوال کرتے تھے یا اور عبد اللہ بن مبارک خاموش تھے یہ خاموشی رضا کی دلی ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا ابن مبارک اور ابن مہدی بھی مکہ اور یمامہ کے مکام پر محمد بن جابر سے روایات لیتے اور انکی کتب کو صحیح مانتے تھے

7۔ یحییٰ بن معین نے فرمایا لیس ہجری اور دوسری جگہ و لکنہ عمی واختلط علیہ۔

الجواب:

امام ابن معین متشدد امام ہیں جیسا کہ امام ذہبی نے ذکر کیا انکو متعنت اماموں میں اور سنابلی اور زبیر علی زئی کے نزدیک بھی امام ابن معین متشددین میں سے ہیں

اور لیس ہشتی کے کلمات امام ابن معین کے جرح میں سے نہیں ہے جیسا کہ ابن قطان نے تصریح کی ہے کہ ابن معین جس راوی کی کم روایات دیکھتے ہیں تو اسکے بارے میں لیس ہشتی کہہ دیتے ہیں اس سے مراد تضعیف نہیں ہوتی ہے۔ اور دوسری جگہ امام ابن معین نے انکے اختلاط کا ذکر کیا ہے اور یہ بات تو متفقہ ہے کہ اختلاط کے بعد سئی الحفظ ہونے کی وجہ سے محمد بن جابر ضعیف ہو گیا تھا لیکن ہماری یہ روایت محمد بن جابر کی کتاب سے ہے جیسا کہ تصریح آخر میں پیش کریں گے کہ یمامہ اور مکہ میں ان سے جو لکھا گیا وہ سچ ہے یعنی اس وقت انکا حافظہ صدوق اور کتابیں صحیح تھیں

8۔ ابو حفص ابن شاہین نے اسکو تاریخ الضعفاء والکذا بین والمتروکین میں شامل کر کے لکھا لیس ہشتی اور پھر لکھا لیس حدیثہما ہشتی۔

الجواب:

امام ابن شاہین کا اسکو الضعفاء میں درج کرنا اور اس پر لیس ہشتی اور لیس حدیثہما ہشتی کی جرح کرنا جمہور محدثین کی تصریح کہ مکہ اور یمامہ میں یہ صدوق درجے کا تھا اور اسکی کتب بھی اس وقت صحیح تھیں اس تعدیل پر مضر نہیں ہے کیونکہ تعدیل خاص پر جرح بھی خاص چاہیے ہوتی ہے

اور دوسری بات متشدد اماموں کی توثیق کے سامنے ابن شاہین کی جرح باطل ہے نیز جرح عام ہے اور تعدی خاص ہے اور تیسری بات یہ حدیث محمد بن جابر کی کتاب سے ہے تو اس طرح محمد بن جابر کے حفظ پر کلام کرنا بھی اس روایت کے مضر نہیں ہے

9۔ عمر بن علی نے اس پر جرح مفسر کرتے ہوئے لکھا صدوق کثیر الوہم، متروک الحدیث۔

الجواب: امام عمر بن افلاس علل کے اتنے بڑے امام نہیں جو امام ابو زرہ، امام ابو حاتم ہیں اور ابن جابر کی توثیق میں امام شعبہ، امام ابن مہدی، امام ابن عدی اور امام ابن ترکمانی جیسے جید محدثین شامل ہیں اور دوسری بات امام ابن افلاس نے بھی انکو صدوق مانتے ہوئے کثیر الوہم کہا ہے اور کثیر الوہم کی جرح کا تعلق یقیناً انکے اختلاط سئی الحفظ ہونے کے بعد کی جرح ہے وگرنہ مکہ اور یمامہ کے مقام پر محمد بن جابر صدوق ہیں

10۔ یعقوب بن سفیان فسوی نے اسکو ضعیف قرار دیا ہے۔

الجواب:

امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے جرح مبہم کی ہے بغیر وجہ کے فقط ضعیف کہہ دینا جرح مفسر نہیں ہوتا اور تعدیل خاص مقدم ہوتی ہے جرح مبہم پر یہ تو متفقہ اصول ہے

11۔ حافظ ذہبی نے اسکو دیوان الضعفاء میں ذکر کر کے ضعیف قرار دیا، اور الکاشف میں لکھا "سئی الحفظ۔"

الجواب:

یہاں پروہابیہ غیر مقلد حمزہ نے روایت آدھی ذکر کی ہے اور دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے جبکہ ہم پوری روایت نقل کرتے ہیں اکاشف سے

4762- محمد بن جابر الخنفي اليمامي عن حبيب بن أبي ثابت وعدة وعنه مسدد ولوين وخلق سواهم قال أبو حاتم هو أحب إلي من ابن لهيعة دق

امام ذہبی لکھتے ہیں کہ محمد بن جابر الیمامی حبیب بن ابی ثابت اور ان سے مدد وغیرہ نے بیان کیا ہے انکا حافظہ خراب تھا اور ابو حاتم (متشدد) کہتے ہیں کہ محمد بن جابر مجھے ابن لہیہ سے زیادہ پسند ہے

اور امام ذہبی خود سیر اعلام میں لکھتے ہیں کہ جس راوی کی توثیق امام ابو حاتم کر دیں اسکو مضبوطی سے پکڑ لو اور جس پر یہ جرح کر دیں تو دوسرے اماموں کے اقوال دیکھ کر پھر فیصلہ کرو۔

(تمام باتوں کے اسکیں نیچے موجود ہیں)

12- امام عجلی نے اسکو ضعیف قرار دیا ہے۔

الجواب:

صرف ضعیف کہہ دینے سے فقط راوی ضعیف نہیں ہوتا جب جرح و تعدیل کے اقوال ہوں تو جرح مفسر ثابت کرنی پڑتی ہے نیز اس پر تعدیل بھی خاص ہے مکہ اور یمامہ کے مقام سے حوالے سے

13- امام ابو زرعة الرازی نے فرمایا علماء کے نزدیک محمد بن جابر ساقط الحدیث ہے۔

یہاں امام ابو زرہ سے تعدیل چھپالی گئی اور صرف جرح جو کہ انکے حافظے خراب ہونے کی وجہ سے انکو ترک کرنے کی وجہ سے بیان کر دی گئی اور یہ جرح بھی امام ابو زرہ کی اپنی نہیں ہے انہوں نے محدثین کے لحاظ سے بیان کیا ہے اور صیغہ مجہول ہے

جبکہ امام ابو زرہ کے مطلق امام ابن ابی حاتم بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو زرہ اور اپنے والد سے پوچھا کہ محمد بن جابر کا مقام آپ کے نزدیک کیا ہے؟

تو دونوں نے کہا کہ محمد بن جابر میرے نزدیک صدوق ہے اور یہ مجھے ابن الہیہ سے زیادہ محبوب ہے اور دوسری جگہ امام ابو حاتم و ابو زرہ کہتے ہیں مکہ اور یمامہ کے مقام پر ان سے جو بھی لکھا گیا وہ اس وقت صدوق تھے

(الجرح و تعدیل برقم 1215)

14- امام ابو حاتم نے محمد بن جابر کی سند سے مروی ایک حدیث کو منکر قرار دیا اور اسکی وجہ ابن جابر کا بھلکڑپن بتایا۔ یعنی یہ ابو حاتم کے نزدیک منکر الحدیث تھا۔

الجواب:

یہاں وہابی غیر مقلد ابو حمزہ نے پھر اپنی جہالت سے دھوکہ دینے کی کوشش کی زبیر زئی کے راستے پر چلتے ہوئے جبکہ وہابی غیر مقلد نے اسکی سند بیان نہ کی کہ امام ابو حاتم نے کس روایت کے بارے یہ بات کی جبکہ جس روایت کے بارے امام ابو حاتم نے بات کی اس سند میں محمد بن جابر الحارث (کذاب) سے روایت کر رہے ہیں اور یہاں

محمد امام ابو حاتم سے تسامع ہوا کہ انہوں نے سند میں کذاب راوی کو چھوڑ کر محمد بن جابر پر جرح کر دی کہ انکے بھولنے کی وجہ سے ہے

دوسری بات یہ ہے امام ابو حاتم نے خود تعدیل خاص کر رکھی ہے محمد بن جابر پر جب وہ مکہ اور یمامہ کے مقام پر تھے تو اس جرح سے انکی تعدیل پر کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ الحارث سے محمد بن جابر نے یہ روایت مکہ یا یمامہ میں بیان کی ہے اسکی کوئی تصریح نہیں ہے

نیز یہاں ایک اور جہالت وہابی نے یہ دیکھائی ہے کہ کسی راوی کی منکر روایت کی نشاندہی پر اسکو منکر الحدیث نہیں کہا جاتا ہے۔۔۔ منکر الحدیث اور حدیث منکر میں بہت فرق ہے اگر اس جاہل کو یہ پتہ ہوتا تو اتنی بڑی جہالت نہ دیکھاتا۔

15۔ امام ابن خثیمہ نے فرمایا لیس حدیث شمشانی

الجواب: نمبر یکم کھیلنے کے لیے وہابیہ لوگوں کو طرح طرح سے دھوکا دیتے ہیں اسکا ایک نمونہ یہاں دیکھنے کو ملتا ہے امام ابن خثیمہ نے تاریخ الکبیر میں یہ جرح ابن معین کی طرف سے نقل کی ہے جبکہ یہاں یہ الفاظ ابن خثیمہ کی طرف منسوب کر دیے گئے ہیں۔

16۔ علامہ زائد کوثری نے اسکو مجروح قرار دیتے ہوئے لکھا اس سے وہی ادنیٰ روایت کرتا ہے جو اس سے زیادہ شریر ہوتا ہے۔ پھر ابن ابی حاتم کا اس سے روایت لینے پر ابن ابی حاتم پر خوب تنقید کی۔

الجواب:

علامہ زاہد الکثوری صاحب نے یہ قول امام احمد کا نقل کیا نہ کہ خود سے اور امام ابو حاتم نے تو اسکی تعدیل صرف مکہ اور یمامہ کے مطلق کی ہے نہ کہ مطلق تو یہاں کوثری صاحب کا ابو حاتم پر تنقید کرنا محل نظر ہے

17- علامہ ابن قیم الجوزی نے اسکی رفع یدین کی نفی والی روایت کو منقطع لایصح کر کے مجروح قرار دیا۔

الجواب:

ابن قیم جوزی کوئی متفقہ محدثین کی لسٹ میں نہیں ہیں جو انکی بات کو اہمیت دی جاسکے
18- علامہ محمد بن طاہر مقدسی نے اسکی رفع یدین کی نفی والی روایت کو تذکرۃ الموضوعات میں شامل کر کے لکھا ہے
محمد بن جابر لیس ہشتی۔

الجواب:

اس روایت کو علامہ محمد بن طاہر المقدسی سے ابن جوزی کی تقلید میں الموضوعات میں ذکر کیا ہے نیز اس کی سند میں کوئی بھی ایسا راوی نہیں ہے جس پر متہم بکذب کی جرح جسکی وجہ سے اسکی روایت کو موضوع سمجھا جائے
اور دوسری بات یہ کہ البانی نے محمد بن جابر سے مروی ایک روایت پر کلام کرتے ہوئے محمد بن جابر کو ضعیف قرار دیتا ہے لیکن شواہد کی وجہ سے اسکی مروی روایت کو حسن قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ محمد بن جابر پر متہم بکذب کی کوئی جرح نہیں ہے تو شواہد و متابعت میں تو البانی نے بھی اسکو قبول کیا ہے

جبکہ یمامہ اور مکہ میں اسحاق بن اسرائیل نے محمد بن جابر سے سماع کیا اور اس کی کتب سے تمام روایات نقل کر لیں جن کتب کی توثیق ابن عدی، ابن مبارک، ابن عدی اور ابن سعد وغیر سب نے کی ہے

19- علامہ سیوطی نے محمد بن جابر کی رفع یدین کی نفی والی روایت کو الاحادیث الموضوعہ میں ذکر کر رکھے لکھا موضوع اور محمد بن جابر یمامی کے بارے میں لکھ آفۃ الیمامی۔

الجواب: یہ بھی امام سیوطی پر جھوٹ ہے جبکہ جب انکی تصنیف کی طرف نظر کی جائے تو امام سیوطی نے یہ الفاظ امام ابن الجوزی کی طرف سے نقل کی ہے آگے قلت کہہ کر اسکا رد کرتے ہوئے ترمذی اور نسائی اسکی سند بیان کر کے متعدد محدثین سے تصحیح پیش کی ہے اور محمد بن جابر جسکی توثیق امام ابو حاتم و ابوزرعہ، اور انکے ساتھ امام ابن حجر عسقلانی جیسا محدث بھی کر دے اسکو امام سیوطی کیسے ضعیف قرار دیکر موضوع مان سکتے ہیں روایت کو۔

20- زیلعی حنفی نے لکھا یہ حدیث میں اہل علم کے مطابق ضعیف ہے۔

الجواب:

امام زیلعی کی یہ بات ادھوری لکھی گئی ہے نیز اہل علم صیفہ بھی مجہول کا ہے دوسری بات یہ کہ امام زیلعی نے محمد بن جابر کے بارے میں اپنی رائے دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس کے بارے میں بہترین کلام ابن عدی کا ہے کہ اسحاق بن اسرائیل اپنے شیوخ پر محمد بن جابر کو فضیلت دیتے تھے اور جبکہ وہ ان سے اوثق اور فضیلت میں زیادہ تھے

21- اسکا شاگرد اسحق بن ابی اسرائیل 20 سال کی عمر کا تھا جب یہ فوت ہو گیا یعنی اس نے یمامی سے اختلاط کے بعد روایت کی۔

الجواب:

وہابی جی نے یہاں بھی فقط اندھی گھمائی ہے اور محدثین کی تصریح کے خلاف بات بیان کی ہے جبکہ بات اسکے برعکس ہے ہم محدثین سے اس تصریح کا ذکر بیان کرتے ہیں کہ محمد بن جابر سے اسحاق بن اسرائیل کا سماع یمامہ کے مقام پر کا ہے اور انہوں نے محمد بن جابر کی تمام کتب کو لکھ لیا تھا یعنی محمد بن جابر سے اسحاق بن اسرائیل کا سماع انکی کتب سے ہے تو اس میں حفظ پر کوئی جرح مفسر اگر ثابت بھی ہوتی تو اس روایت کے مضمر نہ ہوتی کیونکہ اسحاق بن اسرائیل کا سماع محمد بن جابر سے کتب کے ذریعے ہے نیز اس مقام پر محمد بن جابر کا مرتبہ بھی صدوق تھا

۱۔ امام ابن عدی الکامل میں بیان کرتے ہیں: اسحاق بن ابی اسرائیل عن محمد بن جابر کتاب احادیث صالحۃ وکان اسحاق یفضل محمد بن جابر علی جماعۃ شیوخ ہم افضل منہ واثق (الکامل ابن عدی جلد 7 ص 230)

ترجمہ: ابن عدی فرماتے ہیں: اسحاق بن ابی اسرائیل وہ محمد بن جابر سے روایت کرتے ہیں انکے پاس حدیث کتب تھیں جو بالکل صحیح سلامت تھیں اور امام اسحاق محمد بن جابر کو جماعت شیوخ پر فضیلت دیتے تھے اور وہ ان سے افضل اور اوثق تھے

۲۔ امام ابن سعد الطبقات الکبریٰ میں بیان کرتے ہیں کہ: محمد بن جابر بالیمامۃ کتبت کتبہ و قدم البصرۃ من الیمامۃ بعد موت ابی عوانۃ بیومین او ثلاثۃ (ص 353)

ترجمہ: امام محمد بن سعد اسحاق بن ابراہیم کے ترجمہ میں فرماتے ہیں کہ اسحاق بن اسرائیل محمد بن جابر کی رف سفر کیا یمامہ کی طرف اور انکی سب کتابوں کو لکھ لیا پھر بسرہ آئے یمامہ سے ابو عوانہ کی موت کے دو دن بعد یا تین دن بعد

۳۔ امام ابن ابی حاتم اپنے والد ابو حاتم اور ابو زرعہ سے بیان کرتے ہیں: وقال ابن ابی حاتم ایضا: وسمت ابی وابازرعة یقولان: من کتب عنه بالیمامة وبمكة فهو صدوق الا ان فی احادیث تخالیط واما اصوله فھي صحاح (الجرح وتعدیل، جلد 7 ص 219)

ترجمہ: امام ابن ابی حاتم الرازی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد اور ابو زرعہ سے سنا وہ دونوں فرماتے ہیں جو کچھ بھی اس سے (محمد بن جابر) سے لکھا گیا مکہ اور یمامہ کے مقام پر اس وقت وہ صدوق تھے

تین تین محدثین سے خاص تصریح کے امام اسحاق بن ابی اسرائیل کا سماع محمد بن جابر سے یمامہ کے مقام پر ہے اور انہوں نے اپنے شیخ محمد بن جابر کی کتب کو لکھ لیا تھا یعنی سماع بھی کتب سے ہے۔

[illegible]

, <<<<<<<<<<<<<◇>>>>>>>>>>>>>>>>

نوٹ شعیب الارنؤط نامی کوثری حنفی نے پہلے محمد بن جابر پر تقریب التہذیب کے حاشیہ پر سخت جروح و نقل کی اور بعد مں جب دار قطنی کا حاشیہ لکھا تو دیکھا کہ یہ تو اسکے احناف کی چھترول اسکے اپنے ہاتھوں ہوگی ہے تو اسنے روایتی تقلیدی تصعب کا ثبوت دیتے ہوئے اس روایت کو جو کہ ایک گھڑی ہوئی روایت ہے اور امام دار قطنی خود اس پر جرح کر رہے ہیں، صحیح کا حکم لگا کر خود کو ہی ساقط الاعتبار قرار دے دیا۔

الجواب: علامہ شعیب الارنؤوط نے محمد بن جابر پر جروح و نقصان کی نقل کی ہے تقریب میں اور نیز محمد بن جابر کو سنی الحفظ اور ضعیف تو ہم بھی کہتے ہیں لیکن مکہ اور یمامہ کے مقام کے بعد جب ان کے حافظے میں اختلاط آگیا لیکن مکہ اور یمامہ

میں انکا مقام صدوق تھا نیز اسحاق کا سماع بھی محمد بن جابر سے کتب سے ہے تو روایت کی تصحیح کرنے سے علامہ شعیب کو متعصبی کہنا جہالت ہے

نیز علامہ شعیب الارنؤوط نے حاشیے میں یہ بھی تصریح کی ہے کہ اس طرح ابن مسعود سے مسند احمد اور دوسرے مقام پر روایت ہے جیسا کہ ترمذی اور نسائی میں ہے تو تقویت دے رہے تھے انکی اور روایات سے۔

جبکہ ہم دیکھتے ہیں اصل تعصب اور اپنے فرقے کو دیکھ کر اپنے اصولوں کو توڑ موڑ دینے میں زیر زئی میاں مشہور تھے اور آج تک انکے نقش قدم پر چلتے ہوئے غیر مقلدین انکی تصانیف سے اندھی تقلید کرتے ہوئے لوگوں میں انکی باتیں پھیلا رہے ہیں

زیر زئی اپنی کتاب نصر الباری میں صفحہ 241 پر لکھتا ہے محمد بن جابر خود کہتا ہے کہ ابو حنیفہ نے مجھ سے حماد کی کتابیں چرائی ہیں (الجرح والتعديل وسند صحیح)

جب امام ابی حنیفہ کو مجروح ثابت کرنا تھا محمد بن جابر کے قول کے قول کو سند سمیت صحیح قرار دے دیا

اور جب یہی روایت ترک رفع الدین میں آیا تو اپنی دوسری کتاب نور العین میں اس راوی پر 20 محدثین کی لسٹ بنا کر جرح ثابت کر کے ضعیف ثابت کرنے کی کوشش کی ہے نیز اسکی لسٹ جس میں ہم نے اوپر جھوٹ اور فریب پکڑ کر بیان کر دیے ہیں وہ ساری کاپی پیسٹ اسی کتاب نور العین سے کاپی پیسٹ تھی لہذا ہم نے جو شروع میں کہا کہ یہ زیر زئی ہی کے مضمون کا رد ہے جسکو وہابیہ ابو حمزہ سمیت اندھی دھند کاپی کر کے اپنا دانی پانی چلاتے ہیں

اب ہم محمد بن جابر کی محدثین سے توثیق پیش کرتے ہیں

۱. امام ابو حاتم کہتے ہیں کہ جس نے اس سے یمامہ اور مکہ میں سنا اس وقت و صدوق تھے

۲. امام ابو زرہ فرماتے ہیں جس نے اس سے یمامہ و مکہ میں لکھا وہ اس وقت صدوق تھے

۳. دوسرے مقام پر امام ابو حاتم و ابو زرہ نے فرمایا محمد بن جابر مجھے ابن الہیہ سے زیادہ پسندیدہ ہے

۴. امام ابن الفاس کہتے ہیں صدوق ہیں لیکن غلطیاں زیادہ کرتے ہیں (کثیر الوہم کی جرح انکے حافظے کے خراب ہونے کے بعد کی ہے)

۵. اس روایت کو بیان کر کے ثقہ محدث امام اسحاق بن ابی سرائیل کہتے ہیں اس روایت پر ہمارا عمل ہے یعنی انکے نزدیک بھی یہ روایت صحیح ہے اور ویسے بھی وہ محمد بن جابر کو اپنے دیگر شیوخ پر فضیلت دیتے تھے

۶. امام ابن ترکمانی نے اس روایت کی سند کو جید کہا ہے شاہد میں اور منفرد روایت کی توثیق کرنا سارے راویوں کی توثیق ہوتی ہے

۷. امام ابن حجر عسقلانی تقریب میں لکھتے ہیں کہ محمد بن جابر فی نفسہ صدوق درجے کا ہے اور اسکی کتابیں (بعد) میں ضائع ہو گئی تھیں اور حافظہ بھی کمزور ہو گیا تھا

۸. امام ذہلی فرماتے ہیں کہ لا باس بہ یعنی اس میں کوئی حرج نہیں

۹. امام ابن عدی فرماتے ہیں کہ محمد بن جابر سے کبار شیوخ جیسا کہ امام شعبہ، امام ابن عینیہ، سفیان الثوری اور ہشام بن حسان جیسے محدثین روایت کرتے ہیں اگر انکا یہ مقام (ثقہ) نہ ہوتا تو وہ ان سے روایت نہ کرتے جو ان سے بھی افضل تھے

۱۰. امام ابن مبارک کہتے ہیں میں ابن جابر کے پاس گیا مکہ میں وہ اپنی کتب سے بیان کر رہے تھے میں نے انکی کتب دیکھی وہ بالکل صحیح تھیں اور ان سے کہا کہ ان کتب سے روایت کیجیے

۱۱. امام عبدالرحمن بن مہدی مکہ کے مقام پر امام محمد بن جابر سے حماد کی روایات کے بارے سوال کرتے تھے
یعنی پوچھتے تھے حماد سے مروی روایات (اور وہابیہ کو بھی تسلیم ہے کہ ابن مہدی اپنے نزدیک صرف ثقہ سے
روایت لیتے ہیں نیز ابن مہدی سے جرح یا انکو ترک کرنا انکے حافظے میں اختلاط آنے کے بعد کا ہے)

۱۲. امام الحافظ ابن الجارود نے بھی محمد بن جابر سے روایت اپنی تصنیف المنققی میں نقل کی ہے اور وہابیہ کو بھی تسلیم
ہے کہ المنققی میں تمام روایات سنداً صحیح ہیں یعنی امام ابن الجارود کے نزدیک یہ ثقہ ہیں

۱۳. امام ابوالولید کہتے ہیں ہم نے محمد بن جابر کی حدیث نہ لے کر ان پر ظلم کرتے ہیں (یعنی قبل اختلاط محمد بن جابر
ثقہ و صدوق تھے)

۱۴. امام سیوطی نے الموضوعات میں ابن الجوزی کی طرف سے محمد بن جابر کی وجہ سے اسکو موضوع کہنے کا رد کیا ہے
اور اس روایت کونسا، ترمذی میں ابن مسعود کی روایت کردہ روایت سے شاہد کے طور پر بیان کیا
۱۵. امام ملا علی قاری نے بھی اس روایت پر ابن الجوزی کا رد کیا الموضوعات میں

۱۶. امام شافعی نے اپنی کتاب الام میں محمد بن جابر عن حماد کے طرق سے ابراہیم نخعی کا قول بیان قلت سے بیان کر
کے استدلال کیا ہے اور محدث کا کسی سند سے قول سے استدلال کرنا اسکے نزدیک سب راویوں کی توثیق ہوتی ہے

۱۸. امام ابوداؤد نے ایک روایت پر لکھا کہ اس روایت کو محمد بن جابر سے امام سفیان اور امام شعبہ نے روایت کیا ہے
اور غیر مقلدین کو بھی یہ بات قبول ہے کہ امام شعبہ صرف اپنے نزدیک ثقہ سے روایت کرتے ہیں

۱۹. اور زبیر زئی امام ابو حنیفہ سے جرح ثابت کرنے کے لیے محمد بن جابر کے قول کو سنداً صحیح مان کر مدلس ثابت
کرنے کی کوشش کی ہے

۲۰۔ امام ذہبی نے الکاشف میں اسکے حفظ پر کلام کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ امام ابو حاتم کے نزدیک یہ ابن الہیہ سے زیادہ پسندیدہ تھے اور ابو حاتم کے متعلق امام ذہبی کا قول اوپر نقل کر چکے ہیں

۲۱۔ امام طحاوی نے شرح مشکل الآثار اور معنی الآثار میں محمد بن جابر سے روایات لی ہیں اور کوئی جرح نہیں کی

اب آتے ہیں غیر مقلدین کی طرف سے بیان کردہ دوسری علت کی طرف کہ وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ حماد بن ابی سلیمان بھی آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے اور محمد بن جابر کا سماع حماد بن ابی سلیمان سے اختلاط کے بعد کا ہے کیونکہ امام بیہقی فرماتے ہیں مجمع الزوائد میں کہ حماد بن ابی سلیمان سے انکی روایت وہی قبول ہے جو ان سے قدام شاگرد بیان کرتے ہیں ہشام، سفیان الثوری، شعبہ

الجواب:

یہ اعتراض بہت ہی کمزور ہے محدثین اور علل کے اماموں میں کسی نے بھی حماد بن ابی سلیمان کی روایات میں صرف انکے قدام شاگردوں حماد کو ثقہ فقط نہیں مانا بلکہ مطلق حماد کی ہر روایت اور خاص کر ابراہیم سے تو ہر روایت کو مطلق قبول کیا اور حماد کو ثقہ و ثبت مانا ہے نیز امام نسائی، امام احمد اور ان جیسے دیگر محدثین نے حماد کو ثقہ پر فضیلت دی ہے یہاں تک کہ امام نسائی نے اپنی سنن میں حماد کی قدام شاگردوں کے علاوہ نقل کی ہیں اور البانی نے بھی اس تخصیص کو نہیں مانا بلکہ اس نے صاف لکھا کہ حماد پر جرح کسی بھی قسم کی ضرر نہیں پہنچاتی ہے اور البانی نے اپنی کتاب سلسلہ الصحیہ میں حماد بن ابی سلیمان سے مروی روایات نقل کر کے جگہ جگہ تصحیح کی ہے روایات کی جو غیر قدام شاگردوں سے بیان ہے نیز ایک روایت جس میں حماد سے اسکی عمر کے آخری وقت میں بیان کرنے والا شاگرد ہے البانی کہتا ہے کہ اسکے تمام طرق کا دار و مدار حماد بن ابی سلیمان پر ہے اور اسکو وہم بھی ہو جاتا تھا لیکن یہ سند حسن ہے۔۔ یعنی حماد کا وہم اتنا سخت نہیں تھا کہ اسکی روایت کو مطلق رد کیا جاسکے

نیز حماد بن ابی سلیمان کے بارے محدثین نے یہ بھی تصریح کی ہے کہ انکو مرگی کے دوڑے پڑتے جس کی وجہ سے محدثین نے اس کے حفظ پر اختلاط کی جرح کی ہے

اور وہابی غیر مقلد کے ایک محقق جن کا نام ڈاکٹر قاسم علی سعد ہے انہوں نے منہج امام نسائی کے جرح و تعدیل پر ایک کتاب لکھی ہے وہ حماد بن ابی سلیمان کے اختلاط پر توہین بحث کرتے ہوئے آخر میں یہ خلاصہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً حماد بن ابی سلیمان ثقہ ہے جب اس سے قدیم ثقہ شاگردوں میں کوئی روایت کرے تو صحیح الحدیث ہے اور اس کے قدیم شاگردوں کے علاوہ جب کوئی اس سے روایت کرے جس میں کوئی منکر روایت نہ ہو تو یہ صدوق ہے اور حسن الحدیث ہے اس سے کم نہیں امام نسائی کا اسکی حدیث پر حکم صحیح سے یہی ظاہر ہے۔ واللہ اعلم!

(دعا گو: اسد الطحاوی خادم الحدیث 24 دسمبر 2018)